سوال

(146)جماعت سے نماز پڑھ لے، پھر دوسری جماعت اس کو مل جائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی آدمی جماعت سے نماز پڑھ لے، پھر دوسری جماعت اس کو مل جائے تو کیا وہ ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں ان کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔ یزید بن اسود نے کہا، میں حجة الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، صبح کی نماز خیف میں پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے دیکھا دو آدمی پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی، آپ نے فرمایا: ان کو میرے پاس لاؤ، وہ آئے، تو ان کے کندھے کانپ رہے تھے، آپ نے فرمایا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ کہنے لگے، ہم اپنے خیموں میں نماز پڑھ آئے تھے، آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، جب تم اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو، پھر تم جماعت والی مسجد میں آؤ، تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو، وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی، امام ترمذی نے کہا، دوسری نماز جو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے گی وہ نفل ہوگی اور پہلی فرض ہوگی، خواہ جماعت کے ساتھ پڑھی یا اکیلے۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تھے ایک آدمی آیا، آپ نے فرمایا: کوئی آدمی ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے (اس سے معلوم ہوا کہ جماعت سے نماز پڑھی ہو تو بھی دوسری جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہے) محجن بن ادرع مسجد میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے،، جماعت کھڑی ہوئی تو انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ آپ نے پوچھا تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا میں پڑھ چکا ہوں، آپ نے فرمایا: جب ایسا واقعہ بنے تو نماز دوبارہ پڑھ لیا کرو یہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائے گی۔

اگر کوئی آدمی گھر میں پہلے اکیلا نماز پڑھے اور پھر اس کو جماعت کے ساتھ نماز مل جائے تو دوبارہ پڑھ لے اور اگر پہلے بھی جماعت ہی سے نماز پڑھی ہو اور پھر دوسری مرتبہ جماعت ملے تو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امام مالک، ابوحنیفہ اور شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام احمد، اسحاق بن راہویہ کا مذہب یہ ہے کہ پھر دوسری جماعت میں بھی شامل ہو جائے اور وہ جو حدیث میں آیا ہے کہ ایک نماز دو مرتبہ نہ پڑھی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں مرتبہ فرض کی نیت کر کے نہ پڑھے بلکہ دوسری مرتبہ نفل نماز کی نیت کرے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01